Regd. No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۷ شعبان ۱۳۷۷ھ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۹ امان ۱۳۳۷ ہش ـ ۱۹ مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۶۶

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق

اطلاع

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

کمنری ۱۶ مارچ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ آئندہ احباب حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط ربوہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مولوی محمد اسحاق صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب شاد بخیریت سیرالیون پہنچ گئے

فری ٹاؤن ۱۷ مارچ۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغین اسلام مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد بخیر و عافیت سیرالیون پہنچ گئے ہیں ان کے وہاں پہنچنے پر سیرالیون ریڈیو نے ان کی آمد کی خبر نشر کی۔ نیز وہاں کے مشہور اخبار "ڈیلی میل" میں ان کی آمد کی غرض پر مشتمل خبر شائع ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مبلغین کا حامی و ناصر ہو اور انہیں بڑھ چڑھ کر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

اردن اور عراق کی فیڈریشن کا آئین مکمل ہو گیا

"دونوں ملکوں کی یونین عرب اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو گی" (شاہ فیصل)

بغداد ۱۸ مارچ۔ کل یہاں شاہی محل میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں اعلان کیا گیا کہ اردن اور عراق کے آئین کا مسودہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس تقریب میں عراق کے نائب وزیر اعظم توفیق السویدی اور اردن کے نائب وزیر اعظم سمیر رفاعی نے بھی شرکت کی اور اس طرح دونوں ملکوں کے وفود کی بات چیت اختتام پذیر ہو گئی۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے شاہ فیصل نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کی یونین مکمل عرب اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ انہوں نے کہا اس یونین کے قیام کے ذریعہ ہم اپنے مشترکہ دشمن کو شکست دے کر ان تمام علاقوں کو دوبارہ حاصل کر لیں گے جن پر دشمن نے قبضہ کر رکھا ہے۔ شاہ فیصل نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ دوسرے عرب ممالک بھی عنقریب اس یونین میں شامل ہو جائیں گے۔

بعد میں ایک سرکاری بیان بھی جاری کیا گیا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ آئین کا مسودہ عنقریب بغداد اور عمان سے شائع کر دیا جائے گا۔ اور جس کے بعد دونو ملکوں کی پارلیمنٹیں اس کی منظوری دیں گی۔

امریکہ کا دوسرا مصنوعی سیارہ وینگارڈ نمبر ۱ خلا میں پہنچ گیا

سیارے کا زمین سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ اڑھائی ہزار میل ہے

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ امریکہ کا دوسرا مصنوعی سیارہ کل بیرونی خلا میں پہنچ گیا۔ اور اس نے اٹھارہ انیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کرۂ ارض کے گرد چکر لگانا شروع کر دیا ہے۔ سیارے کا وزن تین پونڈ سے کچھ زیادہ ہے اسے بحریہ کے وینگارڈ راکٹ کے ذریعے خلا میں پہنچایا گیا۔ جس کے تجربات اس سے پہلے پانچ بار ناکام ہو گئے تھے۔

دوسرے مصنوعی سیارے کا سرکاری نام "بی ڈاٹ ۱۹۵۸ء" رکھا گیا ہے۔ بحریہ نے اسے "وینگارڈ نمبر ایک" کا نام دیا ہے۔ اس کے خلا میں پہنچنے کا اعلان کل صدر آئزن ہاور نے کیا۔ سیارہ جس مدار پر زمین کے گرد گردش کر رہا ہے اس کا زمین سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ اڑھائی ہزار میل اور کم سے کم چار سو میل ہے۔

مشرقی پاکستان سے قبائلی وفد کی واپسی

لاہور ۱۸ مارچ۔ تقریباً سولہ دن تک مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں کا دورہ کرنے کے بعد دس ارکان پر مشتمل قبائلی وفد اتوار کو لاہور واپس پہنچ گیا۔

وفد کے ارکان نے مشرقی پاکستان کے عوام کے جذبہ حب وطن کی بے حد تعریف کی وہ ان کی مہمان نوازی سے بے حد متاثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اخوت کے ان جذبات کو یاد رکھیں گے

روسی سائنسدان کی ربوہ میں آمد

ماسکو یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر لیونڈ سیڈوف جو پاکستان سائنس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے تشریف لائے تھے ۱۶ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج یونین کی دعوت پر ربوہ تشریف لائے۔ اور ۲ بجے بعد دوپہر کالج ہال میں طلبہ سے "مصنوعی سیارہ اور کاسمک ویز" کے موضوع پر خطاب فرمایا

سوڈان نے عرب جمہوریہ کو تسلیم کر لیا

خرطوم ۱۸ مارچ۔ حکومت سوڈان نے متحدہ عرب جمہوریہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

امریکہ میں محترمہ سیّدہ طیبنت جواد علی کی افسوسناک وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

واشنگٹن سے آمدہ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ مبلغ امریکہ مکرم جناب سید جواد علی صاحب کی اہلیہ محترمہ سیدہ طیبنت جواد علی مورخہ ۱۶ مارچ ۵۸ء کو پٹسبرگ کے ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ سے انفلوئنزا، نمونیہ اور وجع مفاصل کے بخار میں مبتلا تھیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل تھیں ــــ مرحومہ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں امریکہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے ایک بچی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

ادارہ الفضل اس صدمہ عظیمہ پر مکرم جناب سید جواد علی صاحب نیز مرحومہ کے والدین اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۵ء

ایک غلط مثال

طریق انتخاب کے نام پر جو ہنگامہ گرم کیا جا رہا ہے۔ اس کی نوعیت یہ ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں مسلمان جو اکثریت رکھتے ہیں اور غیر مسلم خاص کر ہندو جو سب سے بڑی اقلیت ہیں کس طریق انتخاب کے ذریعہ جائیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آیا ان اسمبلیوں میں غیر مسلم خاص کر ہندو شامل کئے جائیں یا نہ کئے جائیں۔ بلکہ سوال صرف طریق شمولیت کا ہے کہ آیا وہ مخلوط طریق سے شامل ہوں یا جداگانہ طریق سے یعنی مسلمانوں کا انتخاب صرف مسلمان کریں۔ اور غیر مسلموں کا انتخاب اپنے اپنے حلقے کے اندر صرف غیر مسلم ہی کریں۔ ہندو صرف ہندو ارکان کا کریں اور عیسائی صرف عیسائی ارکان کا کریں۔ ورنہ شامل خواہ مسلمان ہوں خواہ ہندو ہوں خواہ عیسائی سب ایک ہی اسمبلی میں ہوں گے۔ اور اسمبلی میں موجودہ قواعد و ضوابط کے مطابق سب کے حقوق رائے دہندگی بحث و مباحثہ تقریر وغیرہ یکساں ہوں گے۔

مثال کے طور پر اس طرح سمجھئے کہ ایک ہال ہے جس میں دعوت دی گئی ہے سب مدعوین ایک ہی میز پر بیٹھ کر ایک ہی طرح کے کھانے کھائیں گے۔ مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ جداگانہ طریق والوں کو اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورنہ وہ اس کے لئے ہنگامہ آرائی کرتے ہیں۔ ان کو اعتراض ہے تو یہ ہے کہ ہال جس میں دعوت دی جاتی ہے اس میں ایک دروازہ نہیں ہونا چاہیئے جس سے مخلوط طور پر سب مسلم، ہندو، عیسائی وغیرہ گذریں۔ بلکہ ہر ایک مذہب والے کے لئے جدا جدا دروازے ہونے چاہئیں۔ مسلمانوں کا الگ دروازہ ہو اور ہندوؤں کا الگ ہو اور بس۔

اب جداگانہ طریق انتخاب کے حامیوں کا ذرا استدلال ملاحظہ فرمائیے۔ ہفت روزہ "ایشیا" لاہور میں "جداگانہ انتخابات کیوں؟" کے زیر عنوان بہاول خان صاحب ناگرہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار جداگانہ طریق انتخاب کے حق میں ایک مثال دیکر استدلال فرما رہے ہیں ملاحظہ ہو:-

"پاکستان ایک ایسی بستی ہے جو تمام کی تمام ایک مسجد کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کے صدر اس مسجد کے امام ہیں۔ اور قومی اسمبلی کے مسلمان ارکان اس مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے ارکان ہیں۔ غیر مسلم اور بالخصوص ہندو قوم کے لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مخلوط طریق انتخاب کے ذریعہ مسجد کی امامت اور اس کی انتظامیہ کمیٹی کے انتخاب میں ان کی رائے کو بھی دخل ہو۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی مداخلت مسلمانوں کے لئے کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے۔ مسجد کا امام اور اس کی انتظامیہ کمیٹی کے ارکان تو صرف مسلمانوں کے معتمد علیہ ہو سکتے ہیں۔ اور یہ مقصد جداگانہ انتخاب سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ اور اسی بنا پر ملک کے باشندگان کی عظیم اکثریت جداگانہ طریق انتخاب کا مطالبہ کر رہی ہے"۔

اس کو کہتے ہیں ماروں گھٹنا اور پھوٹے آنکھ۔ غور فرمائیے کہ اگر قواعد و ضوابط کے مطابق جو جمہوری طریق ہیں قومی اسمبلی کا ہر رکن ہر معاملہ میں رائے دے سکتا ہے تو اس پر طریق انتخاب سے کس طرح اثر پڑ سکتا ہے۔ کوئی رکن خواہ ہندو ہو یا مسلم خواہ کسی طریق سے اندر جائے جب تک ہر رکن کو ہر معاملہ میں یکساں طور پر رائے دینے کا حق حاصل رہتا ہے تو جداگانہ طریق انتخاب سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر مضمون نگار یہ چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں ہندو وغیرہ ارکان اسمبلی مسجد کمیٹی میں رائے نہ دیں، تو انہیں چاہیئے کہ قواعد و ضوابط میں تبدیلی کرائیں اور اس پر زور دیں کہ تعمیر مسجد کے معاملہ میں اسمبلی کے اندر کسی غیر مسلم کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں ہونا چاہیئے نہ کہ طریق انتخاب کی بے کار بحث میں اپنا اور قوم کا وقت ضائع کیا جائے۔

سوال جو مضمون نگار صاحب اٹھاتے ہیں وہ تو اسمبلی کے اندر کے معاملات سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ کون کس دروازہ سے اس میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن آپ پابندی دروازہ پر لگانا چاہتے ہیں۔ کہ اس دروازہ سے مسلمان گذریں۔ اور اس دروازہ سے ہندو گذریں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہندو مسجد کمیٹی سے جو قومی اسمبلی بھی ہے خود بخود الگ ہو جائیں گے۔ وہ کیسے؟ یہ صرف بہاول خان صاحب ناگرہ ہی سمجھ سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔

بندہ پرور! آپ جو کور میں تکون کو فٹ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے جداگانہ انتخاب سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کو پیش کر کے آپ نادان لوگوں کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ آپ کی یہ مہم سراسر خود فریبی ہے اور اس طرح کی ہے جس طرح کی دیگر سیاسی مہمیں تھیں جو اسلامی جماعت والوں نے مودودی صاحب کی خامکار قیادت میں پہلے اٹھائیں اور جو بُری طرح ناکام ہوتی رہی ہیں۔

ایسے ہیر پھیر ہمیشہ ناکام ہوتے ہیں۔ اگر آپ میں ذرا بھی دیانت فکر ہوتی تو آپ سیدھی طرح میدان میں آتے اور یہ مہم چلاتے کہ قومی اسمبلی میں غیر مسلموں کا داخلہ ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ یا ان کو پاکستان سے نکال دینا چاہیئے اور یا انہیں الگ خطہ دے کر پاکستان سے کاٹ دینا چاہیئے۔ لیکن آپ میں نہ تو یہ جرأت ہے اور نہ اس طرح اپنی قیادت کا رنگ جما سکتے ہیں۔ اس لئے آپ مغالطوں سے اپنا کام نکالنا چاہتے ہیں۔

یاد رکھئے اس طرح آپ اسلام اور پاکستان کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور عوام کو فضول بحثوں میں الجھا کر انکو راہ راست سے بھٹکا رہے ہیں اور اپنی سانس اور سیاہی بھی ضائع کر رہے ہیں اور یقیناً ایسی غلط ہنگامہ آرائیوں سے اقامت دین کا مقصد فوت

ضروری اعلان

امسال "یوم مسیح موعودؑ" ۳۰ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال "یوم مسیح موعود" ۳۰ مارچ (بروز اتوار) کو ہوگا۔ واضح ہو کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کی رو سے یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ کے مقام پر لی تھی وہ مارچ ۱۸۸۹ء کے آخری عشرہ میں ۲۳ مارچ کو لی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا۔ اس مبارک موقعہ کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کیلئے تقریب منانا مناسب ہے۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے استصواب کیا گیا تو حضور نے اس کی اجازت فرمائی۔ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور عہدہ داران کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور رپورٹیں بھی بھجوائیں۔

نوٹ:- ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ ہے لہذا امسال ۳۰ مارچ کو "یوم مسیح موعود" کی تقریب منائی جا رہی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن زکوٰۃ

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کی اہمیت بالعموم مسلمانوں میں کم ہے۔ نہ ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومتیں قائم نہیں۔ اور نہ ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومتیں قائم ہیں۔ اس کے متعلق جو سہل انگاری مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی نہیں۔ کہ حکومت وقت کی طرف سے مختلف قسم کے ٹیکس رعایا پر عائد کئے گئے ہیں۔ وہ ان ٹیکسوں کو زکوٰۃ کے قائم مقام سمجھتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس حکم پر عمل کرنے کے متعلق اسی طرح غفلت ہوتی جاتی ہے جس طرح باقی احکام اسلام کے متعلق دینی روح تقریباً ناپید ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے اعمال پر ہے۔ نمازوں کے متعلق بھی غفلت ہے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ اور دیگر ارکانِ اسلام کے متعلق بھی ہے۔ اور یہ امر ہر حساس مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے زکوٰۃ کا مسئلہ اور بھی زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ہم اس بات میں اپنے تئیں ممتاز سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تجدید ہمارے ذریعہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی الٰہی میں بشارت دی گئی ہے کہ "مسلماناں را مسلمان باز کردند" یعنی مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ وہ احکام اسلام کی پابندی نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں جس تعلیم کی پابندی ہمارے لئے نہایت ضروری قرار دی ہے اس میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ جب تک اسلام کے تمام احکام کو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کیوں نہ ہو اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے نجات کا راستہ ہمارے لئے بند ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اُوپر بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴)

جب ہمارے لئے یہاں تک تاکید ہے تو پھر زکوٰۃ جو نماز کی طرح نہایت اہم رکن ہے اس پر عمل پیرا ہونا جماعت احمدیہ کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ ایسے ضروری حکم پر عمل کیا نہ کیا برابر ہے کتنا ہی خطرناک ہے۔ اور یہ خیال کرنا کہ مختلف قسم کے چندے دیئے جاتے ہیں وہ زکوٰۃ کے قائم مقام ہیں یہ درست نہیں۔ کیونکہ جب تک زکوٰۃ کو ان شرائط کے ساتھ ادا نہ کیا جائیگا بعض چندے ادا کرنا اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ یہ خیال کہاں تک باطل یا صحیح ہے اس کے متعلق آئندہ عرض کیا جائے گا۔

اسلام میں عبادت الٰہی کی چار بڑی بڑی قسمیں ہیں۔ جن کے لئے الگ اصطلاحیں ہیں۔ اور ان کا اعادہ بطور یاد دہانی ہر روز نمازوں میں ہم کرتے ہیں۔ اوّل قسم اظہارِ عبودیت یعنی محبت و اطاعت ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو اقرار و اعتراف اور مناجات کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ اس کا نام اسلامی اصطلاح میں التحیات ہے۔ تحیات جمع ہے تحیۃ کی۔ اور اس کے معنی وہ القاب ہیں جن سے ایک بادشاہ کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ صفاتِ الٰہیہ کے علم اور ان سے تعارف اپنے مشتق عبادت میں شامل ہے۔ دوسری قسم اظہارِ محبت و اطاعت وہ ہے جس کا تعلق جوارح و اعضائے بدن سے ہے۔ اس کا نام اسلامی اصطلاح میں الصلوٰۃ ہے اس عبادت کی مشق پنجگانہ نماز اور صیام رمضان سے کی جاتی ہے تیسری قسم کی عبادت مالی اور جانی قربانی ہے جس کا نام اسلامی اصطلاح میں الطیبات ہے۔ اس کے بعد وہ عبادت ہے جس کا نام حج ہے۔ جو بڑے پیمانہ پر اجتماعی شکل و صورت رکھتا ہے اور اس کے اندر جامعیت ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو چہارمیں شمار کیا گیا ہے۔ حج دراصل جامع ہے تمام اقسامِ عبادت کا۔ اور حقیقتِ عبودیت کے اعتبار سے ہمہ گیر مرکزیت کا مفہوم اپنے اندر لئے ہوتے ہے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کی عبودیت کی اعلیٰ مثال ہے جس میں نفس کی قربانی کی صورت عیاں ہے۔ کلمہ شہادت کے بعد یہ چار ارکانِ اسلام ہیں جن پر تقویٰ اور فلاح حقیقی کا دارومدار رکھا گیا ہے۔

مذکورہ بالا ارکان اسلامیہ میں سے زکوٰۃ کا تعلق مالی عبادت سے ہے اور یہ عبادت بھی نماز کی طرح دو قسم کی ہے۔ اوّل بطور فرض واجب جو ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جس کے پاس معین مقدار میں مال ہو خواہ چاندی سونے روپے پیسے کی شکل میں ہو یا مال مویشی کی صورت میں یا زرعی پیداوار کی صورت میں ہو۔ مال جب معین مقدار سے زیادہ ہو تو نصاب کے مطابق اس سے زکوٰۃ نکالنا مالدار پر واجب ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم زکوٰۃ کی وہ ہے جو بطور نفل کے ہے اور اسے صدقات کی عام اصطلاح کے ماتحت شمار کیا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم بھی ایسی ہی لازمی ہے جیسی کہ زکوٰۃ۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی دونوں قسمیں جو بطور فرض واجب اور بطور نفل کے ہیں ہر صاحب استطاعت مسلمان کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ایک قسم علانیہ کی ہے اور دوسری قسم پوشیدہ کی چنانچہ قرآن مجید انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ان تبدوا الصدقٰت فنعمّا ھی۔ و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم و یکفّر عنکم من سیّاٰتکم واللہ بما تعملون خبیر ○

(سورہ بقرہ: ۲۷۱)

یعنی اگر تم صدقات کو علانیہ طور پر دو تو اچھی بات ہے۔ اور اگر تم پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہاری بدیوں کو ان صدقات کے ذریعہ دور کر دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں صدقات کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں ایک وہ ہے جو کہ زکوٰۃ کی صورت میں مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ جو بیت المال کا حق ہے اور جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خزانہ بیت المال میں داخل ہو۔ خواہ خود داخل کی جائے یا محصلین کے ذریعہ داخل کروائی جائے۔ بہرحال جب وہ ادا ہوگی تو وہ علانیہ شکل اختیار کرے گی۔ فقہاء نے اس زکوٰۃ کو جو علانیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسے مالوں سے متعلق قرار دیا ہے۔ جو اندازہ و شمار حساب و کتاب میں آ سکتے ہیں۔ مثلاً مال و مویشی۔ زرعی پیداوار۔ سونا چاندی۔ خواہ بصورت نقدی ہو یا بصورت سامان تجارت۔ یا بصورت امانت بنک وغیرہ۔ ان کا شمار و حساب کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے اموال ظاہرہ پر زکوٰۃ بہرحال قومی بیت المال سے متعلق ہے لیکن اس کے علاوہ اور اموال بھی ہیں جن کا حساب کتاب کرنا مشکل ہوتا ہے مثلاً تیس اندازہ روپیہ۔ زیورات اور عطیہ جات وغیرہ جو عورتوں کے استعمال کے قابل بھی ہوتے ہیں۔ اور جن میں سے ایک حصہ بطور محفوظ بیکار صورت میں بھی رکھا جاتا ہے۔ ایسے اموال باطنہ کو فقہاء نے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ بلکہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت کے پیش نظر ہر فرد کو اجازت دی ہے کہ وہ خود حساب کرے اور زکوٰۃ نکالے اور براہ راست محتاجوں کو دے تا کہ صدقات کے بارے میں باری تعالیٰ کی دونوں شقیں یعنی اعلانیہ اور پوشیدہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ملے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے خاطر کی پابندی کے ساتھ مالی قربانی بھی ہو۔ اور پابندی سے آزادہ رو کر بھی مالی قربانی ہوتی رہے۔ ایک مسلمان دونوں طریق سے ہی اپنی عبودیت یعنی تعلق محبت و اطاعت کا ثبوت اس طرح سے دے نماز میں نوافل اسی غرض کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ کہ اس سے انسان کا

امتحان ہوتا رہتا ہے کہ کون فریضہ نماز ادا کرتا ہے جو کہ باجماعت نماز ہے۔ اور کون پابندی سے آزاد ہو کر بھی خوشیٔ نفس سے نوافل ادا کرتا اور اپنے متعلق ثبوت مہیا کرتا ہے کہ فی الواقعہ اسے ذات باری سے لگن ہے۔ اس طرح مالی قربانی کے متعلق بھی دو قسم کی ذمہ واریاں ہر مسلمان پر عائد کی گئی ہیں۔ اول۔ زکوٰۃ جو اموال ظاہرہ پر اعلانیہ قسم کی مالی عبادت سے تعلق رکھتی ہے۔ دوئم وہ زکوٰۃ جو اموال باطنہ کی قسم سے تعلق رکھتی اور پوشیدہ طور پر ادا کی جانی چاہیئے۔ غرض مالی عبادت کی یہ شکل وصورت ہے جو کہ ہر ذی استطاعت مسلمان کے لئے بطور رکن اسلام کے واجب العمل ہے۔

مذکورہ بالا حکم پر عمل کرنے میں سب سے بڑی روک بخل اور یہ خوف ہوتا ہے کہ انسان کے پاس جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ کم ہو جائیگا۔ اور اس کی اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے مال اس کے پاس نہیں رہے گا۔ مگر اس کا یہ خوف درست نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے روحانی نظام کی تکمیل کے لئے ملائکہ مقرر کئے ہوئے ہیں جو خرچ کرنے والے انسان کے لئے افزائش کا سامان پیدا کرتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن بھی ایسا نہیں۔ جس میں دو فرشتے جب کہ بندے صبح کو اٹھتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں ان میں سے ایک کہتا ہے اللھم اعط منفق مال خلفا یعنی اے اللہ۔ مال خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اللھم اعط ممسک مال تلفاً یعنی بخیل کا مال رائیگاں جائے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔
فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔ (سورہ لیل)
یعنی جس نے مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی باتوں کی (عمل سے) تصدیق کی ہم اس کے لئے یسر (یعنی آسانی وآسائش) پیدا کر دیں گے۔ اور وہ جس نے بخل کیا اور لاپرواہی کی اور اچھی باتوں کو جھٹلایا ہم اس کے لئے عسر (تنگی ومشکلات) پیدا کر دیں گے۔

اس آیت کا اور مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اور ان سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کے ذریعہ اپنی اس مشیّت کو سرانجام دیتا ہے۔ جس کا تعلق نظام معیشت سے ہے اور اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت پر برکت دیتا ہے اور جو لوگ اس سے ہاتھ کھینچتے ہیں۔ ملائکہ کے ذریعہ ان کے لئے بیسیوں ایسے مواقعہ پیدا کر دیتا ہے۔ جن میں ان کا وہ مال جس کے فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے تردد کرتا ہے ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی جگہوں میں وہ خرچ ہو جاتا ہے۔ جو خسارہ اور زیان کا موجب ہوتا ہے۔ اور وہ مال بجائے نفع بخش صورت اختیار کرنے کے ضائع چلا جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ کے لئے اگر کسی نے ایک روپیہ لگانے میں بخل کیا تو بیماری وغیرہ میں اس کے دس روپے خرچ ہو جاتے ہیں ایسے بکثرت واقعات روزانہ ہمارے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ جس سے یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ہماری اقتصادیات کا انتظام ایک معین شکل وصورت ملکی تصرفات کے ماتحت ہے۔ آج سے تیرہ سو سال قبل صحابہ کرام نے بحیثیت جماعت ان ملکی تصرفات کی کھلی کھلی شہادت قائم کی تھی کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مفلس نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اس سے ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں پیدا کی جاتی ہیں اور آج پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بھی وہ شہادت قائم کرنے کا دوبارہ بیڑا اٹھایا ہے سینکڑوں نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ جو اپنے سابقہ اور موجودہ دو مختلف حالتوں کے نمونوں سے محولہ بالا آیت اور حدیث کے مضمون کی تصدیق کر رہے ہیں۔ وہ تنگدستی کے زمانہ میں خرچ کرنے والے تھے۔ مگر آج ہر طرح وہ اور ان کی اولاد یں خوشحال ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی سنت کسی ایک فرد کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر اس انسان کے ساتھ جو صدق نیت سے اور ہمت واستقلال کے ساتھ خدا تعالےٰ کے احکام پر کاربند ہوتا ہے اس کی امداد کے برکات سے مستفید ہوتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ روحانی حقائق کے سمجھنے کے لئے بینائی کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم احمدی اپنے عمل سے اس سچائی کو پھر دوبارہ لوگوں کو دکھائیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وما انفقتم من شیٔ فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین۔ یعنی جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا۔ وہ اس کا بدلہ بہتر شکل میں دیگا اور وہ نہایت ہی اچھا رازق ہے اخلف کے معنی ہیں درخت کو پیوند لگا کر اس کو بہتر بنا دینا۔ فھو یخلفہ کے یہی معنی ہیں کہ جو خرچ کیا جائے گا۔ وہ دیکھنے میں تو مال میں ایک قسم کی کمی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اس کمی کا تدارک بہترین صورت میں اپنے فضل سے کر دیتا ہے۔

مثال دے کر سمجھاتا ہے کہ
مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضعف لمن یشآء واللہ واسع علیم ۝ (بقرہ ۲۶۲)
یعنی ایک دانہ سے سات بالیاں اور سات بالیوں میں سات سو دانے۔ یہی سنت اللہ

زکوٰۃ وصدقات کے بارے میں بھی جاری ہے۔

یہ سوال بھی بعض احباب کے دلوں میں وسوسہ پیدا کر دیتا ہے کہ جو چندہ جات ان کی طرف سے دئے جاتے ہیں آیا وہ زکوٰۃ کے قائمقام ہیں یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کی شرائط وقواعد معین ہیں۔ اور اس کی صورت وشکل احادیث میں وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔ جب تک زکوٰۃ کو ان شرائط کے ماتحت اور اس شکل وصورت پر ادا نہیں کیا جائے گا۔ محض متفرق چندہ جات سے انسان اس اہم رکن اسلامی پر عمل کرنے سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ اس کی تفصیل آئندہ مقالہ میں ملاحظہ ہو۔ (انشاء اللہ العزیز)

وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

سیکرٹری مجلس کارپرداز

وصیّت ہے امرِ خدائے جلیل
وصیّت ہے جنّت کی بہتر سبیل
وصیّت ہے پاکیزگی کی دلیل
اُٹھو اٹھ کے حاصل یہ نعمت کرو۔ وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیّت تو جنّت کی دہلیز ہے
مسیحِ محمدؐ کی تجویز ہے
یہ وحیٔ خفی سب کی سب نیز ہے
خدا و نبی کی اطاعت کرو۔ وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیّت ہے خُلدِ بریں کی سَنَد
بناتی ہے ایماں کو مُستَنَد
نہ غفلت اَزیں مومنے کُنَد
حصولِ سعادت بہ ہمّت کرو۔ وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیت ہے ترکہ کا۔ آمد کا عُشر
پئے دینِ اسلام وحق دینا عُشر
جو سوچو تو کچھ بھی نہیں ہوتا عُشر
سبھی مل کے پیار و اشاعت کرو۔ وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیت کی اہمیت

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

اسلام نے جو فرض عبادات مقرر فرمائی ہیں انکے بجا لائے بغیر تو کوئی انسان نجات اخروی پانے کا حق نہیں رکھتا۔ لیکن ان عبادات کے علاوہ بندے کی اخلاقی اور روحانی قدروں کو بلند کرنے اور اسے خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور مقرب بنانے کے لئے اسلام نے کچھ طوعی قربانیاں اور عبادات بھی مقرر فرمائی ہیں ان قربانیوں سے ایک وہ مالی قربانی ہے جو وصیت کی صورت میں دی جاتی ہے۔ آخری زمانہ کے مسلمان چونکہ اس طوعی قربانی سے عملاً بالکل غافل ہو چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو بھی خاص طور پر زندہ کیا ہے۔ تفصیل اس احیاء و تجدید کی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی بھی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت ص۱۶)

اس قبرستان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑی بھاری بشارتیں ہوئیں۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں گے۔" (الوصیت ص۲۲)

اس کے بعد حضور نے وہ تین شرطیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے دوسری شرط اجراء وصیت سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایات اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق الایمان کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی وصیت میں اس سے زیادہ بھی لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔" (الوصیت ص۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان بیانات کو پڑھنے کے بعد ایک سچے اور مخلص صاحب استطاعت احمدی کے دل میں اس تڑپ کا پیدا ہونا ضروری ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کر کے اللہ تعالیٰ کی ان تمام رحمتوں سے حصہ پانے کا مستحق بنے جو اس قبرستان میں دفن ہونے کے مستحقین کا خاص حصہ ہیں۔ یہ امر وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک امتحان ہے۔ اس لئے ہر صاحب حیثیت مخلص احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس امتحان میں پورا اترے اور اپنے مال اور آمدنی کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں ضرور وصیت کرے۔ اگر کسی کو اس سے زیادہ حصے کی وصیت کی توفیق ہو تو وہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کر سکتے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ مال وصیت اسلام میں جائز نہیں تا دیگر ورثاء کا حق تلف نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک وہ نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی (یعنی وصیت کے امتحان سے ناقل) اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت ص۳۳ و ۳۴)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں یہ وصیت فرماتے ہیں:۔

"اپنے لئے وہ زاد راہ جمع کرو کہ کام آوے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کروں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنے مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ" (الوصیت ص۳۲)

اللہ تعالیٰ سب احمدی بھائیوں کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد بیعت وصیت کے رنگ میں بھی پورا کرنے کی توفیق دے۔ تا ہم خدا تعالیٰ کی فہرست میں اس کے ان برگزیدہ بندوں میں شمار ہوں جو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمت سے حصہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بھائی کو دنیا سے محبت کر کے اس حکم کے ٹالنے سے محفوظ رکھے تا کہ کسی احمدی کو قیامت کے دن کف افسوس نہ ملنے پڑیں۔ اللّٰھم آمین۔

دعائے مغفرت

بابو عزیز دین صاحب پنشنر ظفروال ضلع سیالکوٹ مورخہ ۳/۵۸ کو لائلپور میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ناصر احمد

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۸ء بروز جمعۃ المبارک اپنے لڑکے عزیزم عبد المجید کی دعوتِ عقیقہ کا نہایت اعلیٰ اہتمام کیا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب اور ممبران اسٹاف کے علاوہ اور بہت سے احباب بھی شریک ہوئے۔ بعدہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے دعا فرمائی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم عبد المجید کو عمر دراز عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور یہ والدین کیلئے باعث عزت ہو۔ آمین

(محمد یعقوب۔ دار الرحمت ربوہ)

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا ہر گھر میں چرچا ہونا چاہیئے!

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تعلیم القرآن کلاس

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں جو یہاں سے تعلیم حاصل کر کے اپنی لجنہ کو جا کر فائدہ پہنچائے۔ نمائندہ کو کم از کم اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم ناظرہ بخوبی آتا ہو۔ آتے ہوئے موسم کے مطابق بستر ضرور ہمراہ لائیں۔ ایک گلاس اور رکابی۔ کاپی پنسل۔ قلم دوات اور قرآن مجید ہمراہ لائیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

جو احباب ایک جگہ سے دوسری جگہ سکونت تبدیل کر لیتے ہیں ان کا بجٹ حسب دستور پہلی جماعت کے بجٹ سے کم کر کے دوسری جماعت کے بجٹ میں ایزاد کر دیا جاتا ہے بعض دفعہ جماعتیں احباب کی تبدیلی سکونت کی اطلاع ساتھ کے ساتھ مرکز میں نہیں بھجواتیں۔ جب تبدیل ہونے والے احباب کی تعداد جمع ہو جاتی ہے تو پھر ایک لمبی فہرست مرتب کر کے مرکز کو بھجوا دی جاتی ہے یہ طریق درست نہیں۔ چاہیئے کہ جن احباب کا بجٹ اپنی جماعت کے بجٹ سے کم کرانا مقصود ہو ان کی تبدیلی سکونت کی اطلاع نظارت بیت المال کو بلا تاخیر بھجوا دی جایا کرے تا جس جماعت میں وہ احباب گئے ہیں وہاں ان کے چندہ جات کی وصولی کا وقت پر انتظام کیا جا سکے دوران سال میں ساتھ کے ساتھ اطلاعات بھجوانے کی بجائے سال کے آخر پر اطلاعات جمع کر کے بھجوانے سے جماعتوں کو اس اعتراض کا موقع مل جاتا ہے کہ سال کے آخر پر ان کے بجٹوں میں بقایا جات ایزاد کر کے ان کی وصولی کے توازن کو برہم کر دیا گیا ہے۔ لہذا زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ اطلاعات ساتھ کے ساتھ مرکز کو بھجوائی جایا کریں۔ (ناظر بیت المال)

وصیت فارم پر کرنے کے متعلق ہدایات

(۱) وصیت فارم پر کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مضمون وصیت اور موصی و گواہان کے دستخط حتی الوسع ایک ہی سیاہی سے ہوں۔ اور کوئی لفظ مشکوک و مخکوک نہ ہو۔

(۲) وصیت فارم و تصدیقی فارم پر گواہان اور مصدقین کے دستخط صاف اور پتے مکمل درج ہونے چاہئیں جو پڑھے جا سکیں۔ گواہان اور مصدقین اگر مقامی عہدہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ معروف اصحاب ہوں۔

(۳) مستورات کی وصایا میں اگر تصدیق کرنے والی عورتیں ہوں تو ان کی تعداد چار ہونی چاہیئے جن میں سے دو مرکزی یا مقامی لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار ہوں۔

(۴) مستورات کی وصایا میں اگر کوئی ایسی جائیداد ہو جس کے ساتھ ان کے خاوندوں کا تعلق ہے (مثلاً مہر واجب الادا بذمہ خاوند) تو خاوند کے دستخط بھی وصیت فارم پر ہونے چاہئیں۔

(۵) عہدہ داروں کو بطور گواہ یا بطور مصدق دستخط کرتے وقت اپنا عہدہ بھی ساتھ لکھنا چاہئیے۔

(۶) تمام وصایا "بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ" لکھی جائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ہفتہ وصیت کو یاد رکھئے!

۲۲ لغایت ۲۸ مارچ

ہر سال "ہفتہ وصیت" منانے کی تجویز صدر انجمن احمدیہ کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی مجوزہ اور مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس سال اس غرض کے لئے ۲۲ لغایت ۲۸ مارچ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس ہفتہ میں امور ذیل کے متعلق سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(۱) غیر موصی اصحاب و صاحبات کو جو پابند احکام و شعائر اسلام ہیں ترغیب دلائی جائے کہ وہ وصیتیں کریں بخصوصاً متمول و صاحب جائداد احباب کو اس تحریک میں شامل کیا جائے۔

(۲) حصہ آمد و حصہ جائیداد کے پرانے موصیوں کو اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کرنے کی تحریک کی جائے۔

(۳) منسوخ شدہ وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کی جائے۔

(۴) حصہ جائداد کے موصی احباب کو تحریک کی جائے کہ وہ اپنا حصہ جائداد خود اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

(۵) حصہ آمد کے موصیوں کو ادائیگی حصہ آمد کے لئے باقاعدہ کیا جائے اور بقایا داروں پر زور ڈالا جائے کہ وہ دنیوی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کر کے ۳۰ اپریل تک اپنے بقائے ادا کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری پوتی عابدہ بعمر سات سال پنڈلی پر گھمبیر اور بخار کی وجہ سے تین ماہ سے بیمار ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اگر کسی دوست کو گھمبیر کا مجرب نسخہ یاد ہو یا علاج میں مہارت رکھتے ہوں تو مطلع فرمائیں۔ محمد فاضل خان احمدی ہیڈ پیشہر تحصیل و ضلع منٹگمری

(۲) خاکسار کی والدہ بعارضہ پیٹ درد ایک ماہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے۔ آمین۔ شمیم احمد ظفر مہدی محلہ۔ گوجرہ

(۳) خاکسار کی پھوپھی صاحبہ، ان کا ایک لڑکا اور دو میری بہنیں بری طرح جھلس گئے ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں اور میرے نانا جان کو خارش کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ ناصر جاوید از محمد نگر میو روڈ۔ لاہور

(۴) میں اس وقت سخت پریشانی سے دوچار ہوں۔ احباب کرام اور بزرگان جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔ محمد غوث احمدی

(۵) خاکسار امسال اپریل میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد یوسف سلیم از قادیان چھاؤنی

(۶) عزیز ندا محمد جاوید چند دنوں سے میعادی بخار میں مبتلا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد صحت عطا فرمائے۔

سعید محمد جہلمی حال محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

صوبائی حکومت پریس کی آزادی کو ایک مقدس امانت تصور کرتی ہے

فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کا اعلان

لاہور ۱۷ مارچ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان سردار عبدالرشید نے کہا ہے کہ پریس کی آزادی جمہوریت کے لئے ضروری ہے اور صوبائی حکومت آزادیٔ صحافت کو ایک مقدس امانت تصور کرتی ہے سردار عبدالرشید نے پریس کمیشن کے قیام کی ضرورت کا بھی اعتراف کیا۔

سردار عبدالرشید نے کل صبح پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے سالانہ اجلاس میں منددبین سے خطاب کرتے ہوئے رائے عامہ کی تربیت کے لئے اخبارات کی اہمیت بیان کرنے کے بعد کہا کہ جہاں اخبارات کو اپنے نظریات کے اظہار اور تنقید و تبصرہ کی مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ اور یہ آزادی کسی خارجی دباؤ سے محدود بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ وہاں اخبارات کو اپنے اوپر کچھ پابندیاں رضاکارانہ طور پر عائد کرنی چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ یہ رضاکارانہ پابندیاں جمہوریت کی بقا کے لئے ضروری ہیں چنانچہ اپنی آزادی کا حق استعمال کرتے وقت اخبارات کو عوام اور ملک کے مفادات کو اولین اہمیت دینی چاہیئے۔ سردار عبدالرشید نے کہا کہ اگر اخبارات عوام کے جذبات مشتعل کرکے تخویف و تہدید اور تخریب کا ذریعہ بن جائیں۔ تو وہ اپنی ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گے آپ نے کہا کہ اخبارات کو واقعی صحیح خبریں مہیا کرنی چاہئیں۔ اور انہیں بددیانتی۔ رشوت ستانی اور نااہلی کو ضرور بے نقاب کرنا چاہیئے لیکن انہیں معاشرہ میں جرائم کا شکار ہونے والے بے گناہ افراد کی تشہیر کرکے انہیں روحانی اذیت پہنچانے سے حتی الوسع احتراز کرنا چاہیئے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کارکن صحافیوں کو جن صبر آزما حالات میں کام کرنا پڑتا ہے مجھے ان کی سنگینی کا گہرا احساس ہے صوبائی حکومت ان حالات میں اصلاح کی خواہاں ہے جب میں صوبہ کا وزیر اطلاعات تھا تو میں نے صحافیوں کے حالات ملازمت اور پریس قوانین میں اصلاح کی سفارشات پیش کرنے کے لئے ایک پریس کمیشن کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن جب مجھے یہ بتایا گیا کہ مرکزی حکومت کارکن صحافیوں کی فلاح و بہبود کے لئے پارلیمنٹ میں قانون پیش کرنے والی ہے تو میں نے کمیشن کی تشکیل سے احتراز کیا۔ بدقسمتی سے ایسا قانون ابھی تک پیش نہیں کیا گیا۔ اب ہمیں پھر اس مسئلہ پر غور کرنا ہوگا۔ کہ آیا ہم بدستور انتظار کرتے رہیں۔ یا خود کوئی قدم اٹھائیں۔

نیوزی لینڈ جانیوالی پاکستانی ہاکی ٹیم

لاہور ۱۷ مارچ پاکستان ہاکی فیڈریشن کی سیلکشن کمیٹی نے چھپن کھلاڑیوں میں سے پچیس کھلاڑیوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان ۲۵ کھلاڑیوں میں سے جاپان میں ہونے والے تیسرے ایشیائی کھیلوں اور دورۂ نیوزی لینڈ کے لئے پاکستان کی ہاکی ٹیم منتخب کی جائے گی

غازا میں قانون ساز کونسل کا افتتاح

غازا ۱۷ مارچ۔ غازا کے ڈیڑھ سو مربع میل علاقے میں پہلی قانون ساز کونسل کا افتتاح ہوا ہے۔ غازا پر اسرائیل کا قبضہ ختم ہوئے ٹھیک ایک سال گذرا ہے چنانچہ غازا میں مصری نظم و نسق کی پہلی سالگرہ پر قانون ساز کونسل کا افتتاح ہوا ہے۔ یہ کونسل دس مصریوں اور بیس فلسطینی مہاجرین پر مشتمل ہے۔ اور مصری نظم و نسق چلانے میں مشورے دیا کرے گی۔

امریکی اخبارات اور باہمی سلامتی کا پروگرام

واشنگٹن ۱۷ مارچ امریکہ کے متعدد اخبارات میں نئے سال کے باہمی سلامتی کے پروگرام پر مسلسل تبصرہ جاری ہے۔ اور اداریوں میں یہ اشارہ موجود ہے کہ کانگرس آسانی سے ۳ ارب ۹۰ کروڑ ڈالر کی مطلوبہ رقم منظور نہیں کرے گی۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اس پروگرام کے ذریعہ امریکہ کو جو تحفظ حاصل ہوا ہے اور اس کی لاگت کی نسبت زیادہ ہے

ہمیں ترقی پذیر ممالک کی امداد ہر قیمت پر جاری رکھنی چاہیئے

مذہب کے خلاف ماسکو ریڈیو کی مہم

برلن ۱۱ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اس ہفتے مذہب کے خلاف ایک طویل تقریر نشر کی۔ ہے جس میں اشتراکیت کے اس نظریئے پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے کہ خدا کا وجود تسلیم کرنا غلطی ہے

یہ تقریر ۱۲ مارچ کو ماسکو ریڈیو کی ملکی نشریات میں شامل تھی اور اس میں خدا کی ہستی پر ایمان رکھنے کو فریب اور واہمہ قرار دیا گیا۔

مقرر نے کہا۔ اب بھی ایسے لوگ خاصی تعداد میں موجود ہیں جو خدا کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے۔ دراصل ہر مذہب کا بنیادی عقیدہ کسی ایسی مافوق البشر ہستی پر ایمان لانا ہے جو ہماری باتوں کو سنتی اور سمجھتی ہے۔ لیکن یہ عقیدہ خود فریبی سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

آگے چل کر مقرر نے کہا۔ مختلف مذاہب کے نمائندے خدا کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں حقیقت اور سچائی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کے کسی بھی دعوے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ دعوے بے بنیاد اور لغو ہیں۔

مقرر نے بڑے فخر سے ایک مبینہ سابق پادری کا بیان نقل کیا کہ "اگر خدا موجود ہے تو وہ لازماً سب سے بڑا مجرم ہے اس کے علاوہ اس نے فرانسیسی ادیب سٹینڈال کا یہ جملہ بھی نقل کیا کہ خدا کے متعلق صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ اس کا کوئی وجود نہیں۔

تقریر کے آخر میں کہا گیا "مذہب کمزوروں کا حصہ ہے طاقتوروں کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔"

غیر ملکوں میں امریکی سیاحوں کے اخراجات

واشنگٹن ۱۷ مارچ۔ امریکی محکمہ تجارت نے بتایا کہ امریکی سیاحوں نے پچھلے سال غیر ملکوں میں پہلے سے کہیں زیادہ رقم خرچ کی ۱۹۵۷ء میں ان کے مجموعی اخراجات ایک ارب ۹۰ کروڑ ڈالر سے زیادہ تھے۔ ان میں سے ایک ارب ۲۰ کروڑ ڈالر غیر ملکیوں کے زرمبادلہ میں اضافے کا باعث بنے اور اس رقم میں ۲۵ کروڑ ڈالر وہ بھی شامل ہیں جو امریکی سیاحوں نے کرایوں کی صورت میں ادا کئے

عراق اور مغربی جرمنی کا ثقافتی معاہدہ

بغداد ۱۷ مارچ عراق کی وزارت تعلیم نے مغربی جرمنی کے ساتھ ثقافتی معاہدے کا جو مسودہ تیار کیا ہے وہ منظوری کے لئے بون بھیج دیا گیا ہے۔ اس معاہدے میں تعلیمی وفود۔ لیکچروں اور ثقافتی معلومات کے تبادلے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں مغربی جرمنی کی طرف سے عراق میں اور مغربی جرمنی میں عراق کی طرف سے ثقافتی مرکز کھولے جائیں گے۔

امریکی باسکٹ بال ٹیم میں نیگرو کھلاڑی

سینٹ لوئس ۱۷ مارچ۔ باسکٹ بال کے کھلاڑیوں نے ایک کل امریکی ٹیم منتخب کی ہے۔ جس کے سارے کھلاڑی نیگرو ہیں۔ یہ انتخاب باسکٹ بال کوچنگ ایسوسی ایشن کے چار سو ارکان نے کیا ہے۔ اس قسم کی ٹیم ہر سال کالجوں میں سے منتخب کی جاتی ہے۔ اور اس سال پہلی مرتبہ اس کے تمام کھلاڑی نیگرو ہیں۔

شام میں ہنگامہ

بیروت ۱۷ مارچ۔ بیروت کے اخبار "الکفاح" کے نامہ نگار نے دمشق سے اطلاع دی ہے کہ شامیوں کے ایک مشتعل ہجوم نے سعودی عرب کے شہزادہ خالد سعود کی منگیتر کے مکان پر حملہ کر دیا اور پورچ میں کھڑی ہوئی موٹر کار کو نذر آتش کر دیا نامہ نگار مذکور کی اطلاع کے مطابق مشتعل ہجوم عمارت میں گھسنے میں ناکام رہا۔

ناظم آباد کا فساد منظم سازش کا نتیجہ نہیں تھا

پشاور ۱۷ مارچ۔ کراچی کے چیف کمشنر این۔ ایم خان نے جو صدر مرزا کے ساتھ یہاں دورے پر آئے ہوئے ہیں اخبار نویسوں سے کہا کہ ناظم آباد کا فساد کسی منظم سازش کا نتیجہ نہیں تھا۔

مشرق وسطیٰ کے سفیروں کی کانفرنس

کراچی ۱۷ مارچ۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے مشرق وسطیٰ میں پاکستانی سفیروں کی ایک کانفرنس ۲۸ اور ۲۹ مارچ کو کراچی میں طلب کی ہے توقع ہے کہ اس کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کی تازہ ترین سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا

۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ کا جشن شاندار طریق سے منایا جائیگا

لاہور چھاؤنی میں فوجی پریڈ شہر میں بہترین آرائش اور چراغاں کا انتظام

لاہور ۱۸ مارچ - جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کی دوسری سالگرہ شاندار اور پرجوش طریق پر منانے کے لئے تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس موقع پر مغربی پاکستان کے دارالحکومت میں فوج کی بہت بڑی پریڈ ہوگی۔ جس میں فضائیہ کی جانب سے فلائی پاسٹ بھی ہوگا۔ اس تقریب سعید پر شہر میں دکانوں اور مکانوں کی آرائش ہوگی۔ نماز شکرانہ ادا کی جائے گی اور رات کو چراغاں ہوگا۔

مسلح افواج پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۳ مارچ کو لاہور چھاؤنی کے فورٹریس سٹیڈیم میں شاندار فوجی پریڈ ہوگی جس میں مغربی پاکستان کے گورنر سلامی لیں گے اور پریڈ ملاحظہ کریں گے

پریڈ کی کمان لاہور ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے ہاتھ میں ہوگی۔ اس پریڈ میں پاکستان آرمی کی بعض مشہور رجمنٹوں کے دستے حصہ لیں گے۔ پاکستان ایئر فورس کے جہاز فلائی پاسٹ کریں گے۔

اعلان کے مطابق فوجی پریڈ دو حصوں میں منقسم ہوگی۔ ایک حصہ پیادہ دستوں کا ہوگا اور دوسرا مشینی دستوں کا جن میں بکتر بند کور توپ خانہ سگنلز، انجینئرز کور اور ای ایم ای کی یونٹیں حصہ لیں گی۔

عوام کو یہ شاندار تقریبی پریڈ دیکھنے کے لئے فورٹریس سٹیڈیم پہنچانے کے لئے سپیشل بسوں اور ریلوے ٹرینوں کا انتظام کیا جائے گا۔ پریڈ گراؤنڈ میں داخلہ مفت ہوگا۔ اور کوئی پابندی نہ ہوگی یہ پریڈ ٹھیک آٹھ بجے صبح شروع ہوگی۔

شہر میں یوم جمہوریہ کی تقریب احسن طریق پر منانے کے انتظامات کے فیصلے اگلے روز ڈپٹی کمشنر رفعت پاشا شیخ کی صدارت میں ایک اجلاس میں کئے گئے۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس امر کے باوجود کہ یہ دن رمضان شریف میں آئے گا - اس روز تزک و احتشام کا مظاہرہ کیا جائے گا - اس دن حسب معمول تمام عمارتوں پر جھنڈے لہرائے جائیں گے اور دوکانوں اور مکانوں کی بہترین آرائش کی جائے گی - رات کو چراغاں کیا جائے گا۔ آرائش اور چراغاں کی حوصلہ افزائی کے لئے گذشتہ سال کی طرح سب سے اچھی سجاوٹ اور چراغاں پر چھ شیلڈیں انعام کے طور پر دی جائیں گی۔

روسی سفیر متعینہ امریکہ کا انٹرویو

واشنگٹن ۱۸ مارچ - امریکہ میں روس کے سفیر مسٹر منشکوف نے کہا ہے کہ روسی رہنما چوٹی کی کانفرنس میں شرکت کے لئے واشنگٹن یا کسی اور جگہ آنے کو تیار ہیں۔

کل ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں مذکورہ سفیر نے بتایا کہ مجھے یقین ہے اگر دعوت دی گئی تو کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ نکیتا خروشچیف صدر آئزن ہاور سے ملنے کے لئے امریکہ آئیں گے۔ لیکن اس سلسلہ میں قطعی جواب مسٹر خروشچیف ہی دے سکتے ہیں۔ چوٹی کی کانفرنس کے متعلق آپ نے کہا کہ ہماری حکومت چاہتی ہے کہ یہ کانفرنس جلد از جلد منعقد کی جائے۔ آپ نے اس تجویز کو بے فائدہ قرار دیا کہ اس کانفرنس کی تیاری اقوام متحدہ کو سونپ دینی چاہیے۔

جرمنی کے اتحاد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کا فیصلہ وہاں کے عوام ہی کر سکتے ہیں۔

ہنگری سے روسی فوجوں کا انخلاء

بڈاپسٹ ۱۸ مارچ - ہنگری کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق روسی فوج نے ہنگری کا انخلا شروع کر دیا ہے۔ فوج کا یہ جزوی انخلا سپریم سوویٹ کے فیصلہ کے مطابق کیا جا رہا ہے

ایک تقریب میں جو کہ روسی فوجوں کے انخلاء کے سلسلہ میں الوداعی پارٹی کی حیثیت رکھتی ہے - ہنگری کے ایک کمیونسٹ رہنما نے روسی فوج کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہنگری کے عوام ان کی (روسی فوجیوں کی) ان خدمات کو کبھی فراموش نہیں کریں گے جو انہوں نے اشتراکیت دشمنوں کے خلاف سرانجام دیں

کلکتہ میں دو ہزار شرنارتھیوں کا مظاہرہ

کلکتہ ۱۸ مارچ کل دو ہزار سے زائد شرنارتھیوں نے گورنمنٹ ہاؤس سے باہر زبردست مظاہرہ کرکے حکومت کی بحالیاتی پالیسی کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

روسی انتخابات کیلئے امریکی مبصر

ماسکو ۱۸ مارچ تاس کی اطلاع کے مطابق روسی انتخابات دیکھنے کے لئے امریکہ کے جو تین مبصر روس آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کل بعض پولنگ سٹیشنوں کا معائنہ کیا۔

امریکی فوجی امداد سے اشتراکی جارحیت کا خطرہ ختم ہو گیا ہے

فارن ایڈ سروسز کے سربراہ کی جانب سے امداد جاری رکھنے کی بالواسطہ حمایت

واشنگٹن ۱۸ مارچ - امریکی فارن ایڈ سروسز کے سربراہ جیمز سمتھ نے کہا ہے کہ امریکہ کی فوجی امداد سے دنیا بھر میں مسلح اشتراکی جارحیت کی روک تھام ہوگئی ہے۔ کل ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں مسٹر جیمز سمتھ نے کہا کہ امریکہ نے باہمی سلامتی کے پروگرام کے تحت دنیا کے مختلف ممالک کو جو فوجی امداد دی ہے اس سے نہ صرف یہ کہ اشتراکی فوجی حملہ کا خطرہ ختم ہو گیا ہے - تیسری جنگ عظیم کا بھی فوری امکان نہیں رہا۔ گو اس فوجی امدادی پروگرام پر بہت زیادہ خرچ ہوا ہے لیکن اگر اس کے حوصلہ افزا نتائج کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سودا زیادہ مہنگا نہیں رہا۔

چینی رضاکاروں کی واپسی

پیکنگ ۱۸ مارچ شمالی کوریا سے چینی رضاکاروں کے پہلے دستے کل یہاں واپس پہنچے تو ہزاروں طلباء اور مزدوروں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے چینی امن کمیٹی کے صدر نے رضاکاروں کو بتایا کہ ان کی واپسی عالمی کشیدگی کو کم کرنے کی جانب ایک اور قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام عمان کی اپیل

دمشق ۱۸ مارچ - عمان کے امام نے عربوں سے اپیل کی ہے کہ وہ برطانوی سامراجیت کے خلاف عمان کی جدوجہد میں اپنے بھائیوں کی امداد کریں۔ دمشق ریڈیو نے آپ کی جو اپیل نشر کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ برطانوی حکومت عربوں کے تیل پر قبضہ کرنے کے لئے عمان کے مجاہدین کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے۔

بڑی طاقتوں سے ایٹمی تجربات بند کرنے کی اپیل

ڈھاکہ ۱۸ مارچ - مشرقی پاکستان اسمبلی کے اکیاون ارکان نے جن میں مرکزی پارلیمنٹ کے دو رکن بھی شامل ہیں ایک مشترکہ بیان میں دنیا کی بڑی طاقتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ایٹمی تجربات بند کر دیں۔ بیان میں اس امر پر گہری تشویش و رنج کا اظہار کیا گیا ہے کہ عظیم طاقتیں روس، امریکہ اور برطانیہ مسلسل ایٹمی تجربات کر رہی ہیں۔ اس بیان پر دوسرے لوگوں کے علاوہ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے صدر مولانا عبدالرشید ترکباگیش اور نیشنل عوامی پارٹی کے سیکرٹری مسٹر محمود علی کے بھی دستخط ہیں۔